بعونہٖ تعالیٰ

شمع و شاعر

از

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے۔ پی۔ ایچ ڈی۔ بیرسٹر ایٹ لا لاہور

حسب فرمائش

منیجر صدیق بک ڈپو۔ لکھنؤ

مطبوعہ

اشاعت العلوم پریس لکھنؤ فرنگی محل

نفیس دیرپا اور فرحت افزا عطریات

نام عطر	قیمت فی تولہ						
عطر گلاب	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر حنا	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر موتیا	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر کیوڑہ	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر چمیلی	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر جوہی	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر موگرہ	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر عنبر	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر مشک عنبر	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر مشک حنا	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر صنوبر	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر نرگس	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر سورنگی	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر سہاگ	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر عروس	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ
عطر بیلہ	ایک روپیہ چار آنہ	ڈیڑھ روپیہ	دو روپیہ	تین روپیہ	چار روپیہ	پانچ روپیہ	چھ روپیہ

ملنے کا پتہ:- شفیق برادرس تاجران عطر و تیل چوک لکھنؤ

With Compliments:
MOHD. ABDUS SAMAD KHAN
Secretary: Urdu Research Center,
H.No. 5-8-591, Chaderghat High School, Abids, Hyd.
۴۸۶

IQBAL ACADEMY PAKISTAN
LIBRARY.
Acc. No. 40775
LAHORE

شمع اور شاعر

شاعر

دوش می گفتم بہ شمع منزلِ ویرانِ خویش
گیسوئے تو از پرِ پروانہ دارد شانۂ
در جہان مثلِ چراغِ لالۂ صحرا ستم
نے نصیبِ محفلے نے قسمتِ کاشانۂ

مُدّتے مانند تو من هم نفس می سوختم
در طوافِ شعله ام بالے نزد پروانهٔ

می طپید صد جلوه در جانِ امل فرسودِ من
بر نمی خیزد ازیں محفل دلِ دیوانهٔ

از کجا این آتشِ عالم فروز اندوختی
کرمکِ بے مایه را سوزِ کلیم آموختی

شمع

مجھ کو جو موجِ نفس دیتی ہے پیغامِ اجل
لب اُسی موجِ نفس سے ہے نوا پیرا ترا

میں تو جلتی ہوں کہ ہے مضمر مری فطرت میں سوز
تو فروزاں ہے کہ پروانوں کو ہو سودا ترا

گریہ ساماں میں کہ میرے دل میں ہے طوفان اشک
شبنم افشاں تو کہ بزم گل میں ہے چرچا ترا

گل بدامن ہے مری شب کے لہو سے میری صبح
ہے ترے امروز سے نا آشنا فردا ترا

یوں تو روشن ہے مگر سوز دروں رکھتا نہیں
شعلہ ہے مثل چراغ لالۂ صحرا ترا

سوچ تو دل میں لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے؟
انجمن پیاسی ہے اور پیمانہ بے صہبا ترا

اور ہے تیرا شعار آئین ملت اور ہے
زشت روئی سے تری آئینہ ہے رسوا ترا

کعبہ پہلو میں ہے اور سودائی بتخانہ ہے
کس قدر شوریدہ سر ہے شوق بے پروا ترا

قیس ہوں پیدا تری محفل میں یہ ممکن نہیں
تنگ ہے صحرا ترا محمل ہے بے لیلا ترا

اے دُرِ تابندہ اے پروردۂ آغوشِ موج
لذّتِ طوفاں سے ہے نا آشنا دریا ترا

اب نوا پیرا ہے کیا گلشن ہوا برہم ترا
بے محل تیرا ترنم نغمہ بے موسم ترا

تھا جنھیں ذوقِ تماشا وہ تو رخصت ہو گئے
لیکے اب تو وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا

انجمن سے وہ پُرانے شعلہ آشام اُٹھ گئے
ساقیا محفل میں تو آتش بجام آیا تو کیا

آہ! جب گلشن کی جمعیّت پریشاں ہو چکی
پھول کو بادِ بہاری کا پیام آیا تو کیا

آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا
بجھ گیا وہ شعلہ جو مقصودِ ہر پروانہ تھا
اب کوئی سودائیِ سوزِ تمام آیا تو کیا

پھول بے پروا ہیں تو گرمِ نوا ہو یا نہ ہو
کارواں بے حس ہے آوازِ درا ہو یا نہ ہو

شمعِ محفل ہو کے جب تو سوز سے خالی رہا
تیرے پروانے بھی اس لذت سے بیگانے رہے
رشتۂ الفت میں جب ان کو پرو سکتا تھا تو
پھر پریشاں کیوں تری تسبیح کے دانے رہے
شوق بے پروا گیا فکرِ فلک پیما گیا
تیری محفل میں نہ دیوانے نہ فرزانے رہے

وہ جگر سوزی نہیں وہ شعلہ آشامی نہیں
فائدہ پھر کیا جو گردِ شمع پروانے رہے
خیر تو ساقی سہی لیکن پلائے گا کسے؟
اب نہ وہ میکش رہے باقی نہ میخانے رہے
رو رہی ہے آج اِک ٹوٹی ہوئی مینا اُسے
کل تلک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے
آج ہیں خاموش وہ دشتِ جنوں پرور جہاں
رقص میں لیلا رہی لیلا کے دیوانے رہے

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا
جن کے ہنگاموں سے تھے آباد ویرانے کبھی
شہر اُن کے مٹ گئے آبادیاں بَن ہو گئیں

سطوتِ توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی
وہ نمازیں ہند میں نذرِ برہمن ہوگئیں

دہر میں عیشِ دوام آئیں کی پابندی سے ہے
موج کو آزادیاں سامانِ شیون ہوگئیں

خود تجلی کو تمنا جن کے نظاروں کی تھی
وہ نگاہیں، نااُمیدِ نورِ ایمن ہوگئیں

اُڑتی پھرتی تھیں ہزاروں بلبلیں گلزار میں
دل میں کیا آئی کہ پابندِ نشیمن ہوگئیں

وسعتِ گردوں میں تھی ان کی تڑپ نظارہ سوز
بجلیاں آسودۂ دامانِ خرمن ہوگئیں

دیدۂ خوں بار ہو منت کشِ گلزار کیوں؟
اشکِ پیہم سے نگاہیں گل بدامن ہوگئیں

شامِ غم لیکن خبر دیتی ہے صبحِ عید کی
ظلمتِ شب میں نظر آئی کرن امّید کی

مژدہ اے پیمانہ بردار خمستان حجاز
بعد مدت کے ترے رندوں کو پھر آیا ہے ہوش
نقدِ خود داری بہائے بادۂ اغیار تھی
پھر دکاں تیری ہے لبریزِ صدائے ناؤ نوش
ٹوٹنے کو ہے طلسمِ ماہ سیمایانِ ہند
پھر سلیماں کی نظر دیتی ہے پیغامِ خروش
پھر یہ غوغا ہے کہ لا ساقی شرابِ خانہ ساز
دل کے ہنگامے مئے مغرب نے کر ڈالے خموش
نغمہ پیرا ہو کہ یہ ہنگامِ خاموشی نہیں
ہے سحر کا آسماں خورشید سے مینا بدوش

درغمِ دیگر بسوزد دیگراں را ہم بسوز
گفتمت روشن حدیثے گر توانی دار گوش

کہہ گئے ہیں شاعری جزو یست از پیغمبری
ہاں سُنا دے محفلِ ملّت کو پیغامِ خروش

آنکھ کو بیدار کردے وعدۂ دیدار سے
زندہ کردے دل کو سوزِ جوہرِ گفتار سے

ملک ہاتھوں سے گیا ملّت کی آنکھیں کھل گئیں
سرمہ چشم دشت میں گردِ رمِ آہو ہوا

رہزنِ ہمّت ہوا ذوقِ تن آسانی ترا
بحر تھا صحرا میں تو گلشن میں مثلِ جو ہوا

اپنی اصلیت پہ قائم تھا تو جمعیت بھی تھی
چھوڑ کر گل کو پریشاں کاروانِ بُو ہوا

زندگی قطرے کی سکھلاتی ہے اسرار حیات
یہ کبھی گوہر کبھی شبنم کبھی آنسو ہوا
پھر کہیں سے اس کو پیدا کر بڑی دولت ہے یہ
زندگی کیسی جو دل بیگانۂ پہلو ہوا
آبرو باقی تری ملّت کی جمعیّت سے تھی
جب یہ جمعیّت گئی دُنیا میں رسوا تو ہوا

فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

پردۂ دِل میں محبّت کو ابھی مستور رکھ
یعنی اپنی مے کو رُسوا صورتِ مینا نہ کر
خیمہ زن ہو وادیِ سینا میں مانند کلیم
شعلۂ تحقیق کو غارت گر کاشانہ کر

شمع کو بھی ہو ذرا معلوم انجامِ ستم
صرفِ تعمیرِ سحر خاکسترِ پروانہ کر

تو اگر خود دار ہے منت کشِ ساقی نہ ہو
عین دریا میں حباب آسا نگوں پیمانہ کر

کیفیت باقی پرانے کوہ و صحرا میں نہیں
ہے جنوں تیرا نیا پیدا نیا ویرانہ کر

خاک میں تجھ کو مقدر نے ملایا ہے اگر
تو عصا افتاد سے پیدا مثالِ دانہ کر

ہاں اسی شاخِ کہن پر پھر بنا لے آشیاں
اہلِ گلشن کو شہیدِ نغمۂ مستانہ کر

اس چمن میں پیروِ بلبل ہو یا تلمیذِ گل
یا سراپا نالہ بن جا یا نوا پیدا نہ کر

کیوں چمن میں بے صدا مثلِ رمِ شبنم ہے تو
لب کشا ہو جا سرودِ بربطِ عالم ہے تو

آشنا اپنی حقیقت سے ہو اے دہقاں ذرا
دانہ تو کھیتی بھی تو باراں بھی تو حاصل بھی تو

آہ! کس کی جستجو آوارہ رکھتی ہے تجھے
راہ تو رہرو بھی تو رہبر بھی تو منزل بھی تو

کانپتا ہے دل ترا اندیشۂ طوفاں سے کیا
ناخدا تو بحر تو کشتی بھی تو ساحل بھی تو

دیکھ آ کر کوچۂ چاکِ گریباں میں کبھی
قیس تو لیلا بھی تو صحرا بھی تو محمل بھی تو

وائے نادانی کہ تو محتاجِ ساقی ہو گیا
مے بھی تو مینا بھی تو ساقی بھی تو محفل بھی تو

شعلہ بنکر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو
خوفِ باطل کیا کہ ہے غارت گر باطل بھی تو

بے خبر! تو جوہر آئینۂ ایام ہے
تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے

اپنی اصلیت سے ہو آگاہ اے غافل کہ تو
قطرہ ہے لیکن مثال بحر بے پایاں بھی ہے
کیوں گرفتارِ طلسم ہیچ مقداری ہے تو
دیکھ تو پوشیدہ تجھ میں شوکت طوفاں بھی ہے
سینہ ہے تیرا امیں اُسکے پیام ناز کا
جو نظام دھر میں پیدا بھی ہے پنہاں بھی ہے
ہفت کشور جس سے ہو تسخیر بے تیغ و تفنگ
تو اگر سمجھے تو تیرے پاس وہ ساماں بھی ہے

اب تلک شاہد ہے جس پر کوہ فاراں کا سکوت
اے تغافل پیشہ تجھ کو یاد وہ پیماں بھی ہے

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی ہے

دل کی کیفیت ہے پیدا پردۂ تقریر میں
کسوت مینا میں مے مستور بھی عریاں بھی ہے

پھونک ڈالا ہے مری آتش نوائی نے مجھے
اور میری زندگانی کا یہی ساماں بھی ہے

راز اس آتش نوائی کا مرے سینہ میں دیکھ
جلوۂ تقدیر میرے دل کے آئینے میں دیکھ

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی

اس قدر ہوگی ترنم آفریں بادِ بہار
نکہتِ خوابیدہ غنچے کی نوا ہو جائے گی
آ ملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک
بزمِ گل کی ہم نفس بادِ صبا ہو جائے گی
شبنم افشانی مری پیدا کرے گی سوز و ساز
اس چمن کی ہر کلی درد آشنا ہو جائے گی
دیکھ لو گے سطوتِ رفتارِ دریا کا مآل
موجِ مضطر ہی اُسے زنجیرِ پا ہو جائیگی
پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی
نالۂ صیاد سے ہوں گے نوا ساماں طیور
خونِ گلچیں سے کلی رنگیں قبا ہو جائے گی

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دُنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

ACADEMY
LIBRARY.
Acc No
40775
LAHORE.

خوشبودار نفیس اور خالص روغنیات

اصلی مال کے نرخ لکھے ہین

نام روغن	قیمت فی سیر						نام روغن	فی سیر قیمت
روغن حنا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	روغن بادام خالص	پندرہ روپیہ
روغن مسالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	روغن کاہو	دس روپیہ
روغن کیوڑہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	روغن کدو	پانچ روپیہ
روغن چمیلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	روغن آملہ انگوری [illegible]	پانچ روپیہ
روغن بیلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	روغن آملہ [illegible]	دو روپیہ آٹھ آنہ
روغن سنگترہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	.	روغن آملہ سادہ	دو روپیہ

عرقیات

عرق بیدمشک			عرق گلاب					عرق کیوڑہ		
فی بوتل	دو روپیہ	سوا روپیہ	تین روپیہ	دو روپیہ	ایک روپیہ	بارہ آنہ	فی بوتل	تین روپیہ	دو روپیہ	ایک روپیہ [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ شفیق برادرس تاجران عطر و تیل چوک لکھنؤ۔

حضرت

اقبال کی قومی نظمیں

مکمل ترانہ ۔ مسلمان بچوں کے دل لبھانے اور انہیں قومی جذبات پیدا کرنیکے لئے بہت ہی ولولہ انگیز نظم ہے ۔ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان بچہ کو حفظ یاد کرائی جائے ۔ اگر یہ گیت بچوں کو یاد کرائے جائیں تو وہ مخرب اخلاق گیت زبان پر نہ لائیں قیمت صرف ۲ر

نالۂ یتیم ۔ ایک بچہ کی دردناک سرگذشت جسے پڑھکر دل بھر آتا ہے اور امداد یتامیٰ پر مائل ہوتا ہے ۲ر

شکوہ ۔ درگاہ رب العزت میں عاجزانہ شکایتیں ایک خاص انداز میں طرز بیان انوکھا اور نرالا اس انداز بیان نے شاعری کیلئے ایک نیا میدان پیدا کردیا ہے اسکو پڑھنے سے حیات قومی کو تحریک ہوتی ہے ۲ر

جواب شکوہ ۔ بارگاہ خداوندی سے شکوہ کا عبرت انگیز جواب مسلمان آنکھیں کھولیں اور سبق لیں اِن نظموں کو پڑھکر دل چاہتا ہے کہ پھر اپنے کو اسلامی رنگ میں رنگ لیں اور دونوں جہاں میں سرخرو ہوں ۴ر

اکبری اقبال ۔ ناصحانہ انداز میں ہندوستانی مسلمانوں کے طرز عمل پر ایک ظریفانہ نظم جو بالکل حضرت اکبر الہ آبادی کے ظریفانہ رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے قیمت ۳ر

تصویر درد ۔ ایک درد انگیز سراپا سوز نظم جو مسلمانوں کیلئے سراپا درس عبرت ہے ۔ ہر ہر شعر قومی حیات و جذبات کا ایک مسلّم سند ہے ۔ تڑپا دینے والی نظم ہے قیمت ۴ر

خضر راہ ۔ اتحاد مسلم پر بہترین نظم ہے اس میں مسلمانوں کو ایک خاص انداز میں اتحاد و یکجہتی کی تعلیم دی گئی ہے یاد رہے بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی کامیابی کا راز ایک رنگ میں رنگ جانا ہے اور وہ رنگ خالص اسلامی رنگ ہے جو رنگ و ملک و نسل کے امتیازات سے بالا ہے قیمت ۴ر

فریاد امت ۔ خاتم رسالت نبی کریم کے آستانہ پر خیالی طور پر حاضر ہوکر امت کی داستان غم سنائی ہے ۔ جو سوز کا بہترین مرقع ہے قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ ۔ صدیق بک ڈپو ۔ لکھنؤ ۔